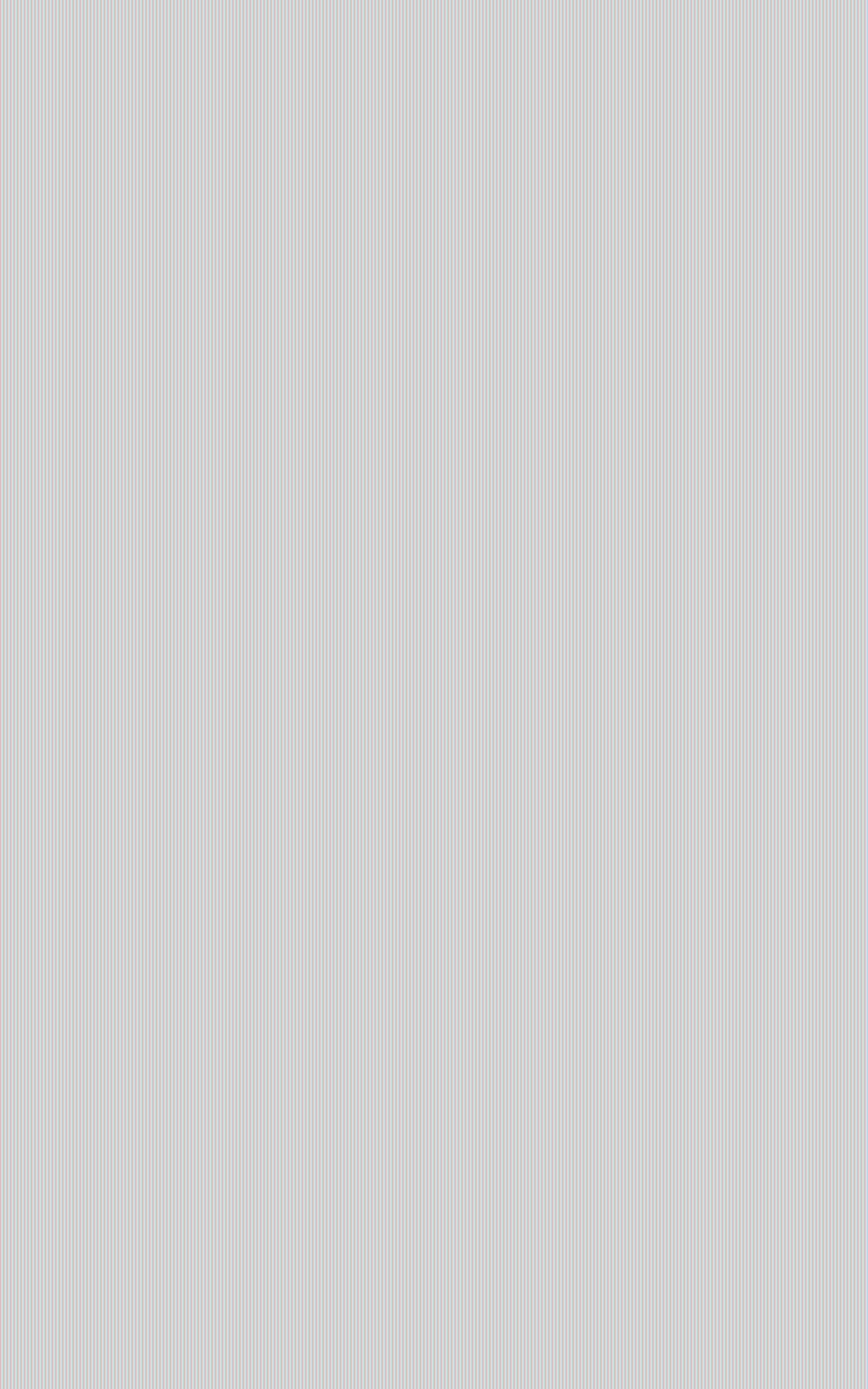
بيرابن شرر





«ایک خواب اور» پر نهرو ادبی انعام ۱۵ نومبر ۱۹۶۵ع

المان المان

سردارجفري

وافراو ما فالم

وبهلی اشاعت -- ارا

قبمت تین روپیے

كتنها: ابراتيم، الرآبادي

جال پرنتنگ پریس، دہلی

89114

GIRLS COL

اُن کا جو فرض ہے وہ اہلِ سیاست جانیں میرا پیغام محبت ہے جہاں تک جہنے میرا پیغام محبت ہے جہاں تک جہنے حکر مراد آبادی 
> 861 J18P

## الم الم

9	پنات ائند نرائن ملا	بيراس
14		حرفِ اوّل
٣٣		بيرابن شرد
٣٣		تم بھی آؤ
my		انطلكجول
49		بير إبو
ایم		دُعا
2		فطعه
ro		غ ول
72		غ.ل
19		غ.ل

K.

01	غ ول
٥٣	جنگ بازول کافرمان
or	كون وشمن ہے به
09	شهرتمنا
41	وست فرياد
41	الثكوندامت
48	صبح فردا
41	بمايےنام
44	غزل
40	جرعه جرعه فطره قطره
44	چارشعر
41	موسمول كاگيت
91	وب آخر
94	تاشقندى شام
94	اسے نہ ڈھونڈھو
94	المانت عِم

## بيرابرنثيم

على سردارجعفرى كومين اندازاً ٢٤ يا ١٨ سال سے جانا ہوں - يوآس زمانے بین کھنو کونیورسی کے طالب علم تھے اور الجمن ترقی بیند مصنفین کی کھنو كى شاخ كے سرگرم وكن ميرا حافظ اگر غلطى نہيں كرنا توده شايداس ادبي انجن كے سكريشرى تھے۔اس انجمن كے جلسے مرح مردشيد جهال كے مكان پر ہوتے تھے اور گواس زمانے میں بھی پٹھر کہتے تھے لیکن اُس وقت پر سمجھا جا يا تفاكريدايك يُرجِش باحصله اور باعمل اشتراكيت برايان لاح وال نوجوان کارکن زیادہ ہی اور شاء کم ۔ اراکبن انجمن ترقی بیند مصنفین سے اميركاروال أس قت بطام رتوجوش مليح آبادي تصيلين أن كي بحوب رين ثاعروراصل مجآزمروم تصے اور اس کے بعد جذبی اور جان ثاراخز کانام أبنا تفار كسے خبر تھى كرچندى سال بعد سرداد ان سب كو يتھے چور كرا كے بحل جائے گااور دئیائے شعرمیں اپنامخصوص اور بلندمقام خالی اینے وطن ہی بیں حاصل نہ کرے گا بلکہ اُس کی شاعوانہ عظمت اپنے ملک کے باہر بھی تنامی کے جاہر بھی تنامی کی جائے گی۔

سردار بھے سے عربی ١١ یا ١١ سال جھوٹے ہیں -اگرزند کی بن جمود نہو توبيع صدادبي فدرول كوبدل دينے كے ليے بہت كافى ہے موجودہ دور تواتنابرق رفتار موجيكا بي كرصيح كاستقبل شام آتے آتے ماصى بن جيكا موتا ہے۔ایسی صورت میں سرواری شاعری کا میرے دور کی شاعری سے موضوعا سخن انداز بان علامات اور خليق حسن ك نظريات عادول اعتبار سے مخلف ہونا ناگزیرتھا۔ایک سردارکیا آج کے دور کے سب شاء لیے لیے اندازين في تخليقي ترب كررب إلى اورجن لوكول كاينحال م كريشاءى چی ہے اور انحطاط اوب کی دلیل ہے وہ بڑی صناک اپنی پرانی بعدی ا قدرول كوسينے سے لگائے ہوئے ہيں اور بدلتى ہوئى زندى كى زندہ قاري تول كريے كوراضى نہيں۔

موجودہ دُور کے شعراکی طرف جب بھی میراخیال جاتا ہے نومیر سے ذہن میں بہلانام سروار ہی کاآتا ہے ۔ ظاہر ہے کہ بیمیری پیند کی بات ہے۔ شایداس پیند کی وجریہ ہے کہ سرواد کی اور میری محف اوبی قدریں ہیں بہت کے مشرواد کی اور میری محف اوبی قدریں ہی بہت کے مشترک ہیں اور گوآئ وہ دھار سے پر ہے اور یں کنار سے سے لگ چکا ہوں لیکن بھر بھی ہماری نظریں ایک ہی افت کی طرف میں کنار سے سے لگ چکا ہوں لیکن بھر بھی ہماری نظریں ایک ہی افت کی طرف

أعقى بي يم كايك مى واب ديجها ب اوراين بساط بعراسيطون اين كشتيال برط هاكراورول كومجى اس خواب كوحقيقت بنايخ كى دعوت دى ہے۔ ائے دندگی کاہرفن کارسے خالی بہی تقاضا نہیں ہے کہ وہ زندگی کی ناالضا فيول اور غلط نظر ول كى وجهس والناني شكليل ورمحروميال بين ال كوسمج بكداك كفلات أوازيمي أعظائے اورجهد بھى كرے مجمع مفہوم برائے كے شاع كومجا بريمي بونا عزوري ہے يكن شاع كاج رميان جنگ بي نہيں ہوتا۔ ہوسکتاہے کہ ایک ثاع تلوار بھی اٹھا لے لیکن فیعل اُس کا بیا ہے ایک تنہری كے ہوگا برحثيب ايك فن كار كے نہيں كيول كراصل لااني تو ولوں اور ذہوں ي رطی جارہی ہے۔ اور تلواراس زاع بین کام نہیں دیتی سے وار کی زندگی میا کی مقام ايساآيا تفاجب مجهانديشر موسائلاً فقاكه بس تردارك دل يس و شہری ہے دہ شاع کے ہاتھ سے لم جیبن کر تلوار نہ اٹھا لے لیکن کر ہے کہ یہ نوبت نهين آئي اورسرداري فلم مي كونلوار بناليا يسردار كارتفائي فني برایا ہم منزل تھی اوراس مقام سے گزرنے کے بعداس کا شعور جو پہلے ہی سے ببارتهااورزیاده بخت ہوا اوراس کے لہج بین تندی کی جگردہ زی آگئ جس نے أسے ساری اوْرِع انسال کے قرب کردیا "بیرا من شرد" کے بہنچے ہنچے بیلم کی تلواراب اُس کے ہاتھ بن شاخ گل"بن جی ہے اور وہ نظریاتی غبار کی سطے سے أبحركركره لذرية بهنج كمياس راب أس كيبام من أيب بميرانه علاوت محاور

اس کی نظریں زخم انسال کے لیے مرہم ۔آج اُس کی منزل کا تعین اس مجموعے کا آخری شعررتاب كمظرفي گفتارے دُشنام طازی تهذیب توشائسگی دیدهٔ ترہے حرن اوّل مي ده ابنانظريران الفاظيس بيش كرتا ہے۔ "بنجال سيح نهي ہے كرساجى نظام كى تبديلى كے ساتھ ساتھ انسانى فطرت نود كؤد بدل جاتى ہے۔ بدئ حتم ہوجاتی ہے اور یکی كاظور موتا ہے۔ اس حقیقت کے اعتراف سے مفرنہیں کر ساجی نظام کی تبدیلی جوعزوری بھی ہے اورناگز ریھی ناکانی ہے۔۔۔۔۔۔معاشی اور سیاسی ظل موں کی ناانصافیو كوبهجاننااوران كے خاتمے كے ليے الانارق ہے ليكن ساتھ ہى ساتھ صديوں کی نفرت ہوس، بدی، نودغرضی، غلطاحاس برزی اورائ مے دوسرے تاریک جالوں سے دل و د ماغ کی صف ائی بھی برحق ہے اس کے بغیر او و ماغ سے جنگوں کا خاتم ہوسکتا ہے اور ناالفافیاں خم ہوسکتی ہیں " جےانان سے متر ن زندگی میں قدم رکھاہے وہ امن کا جویار ہے الكنابهي مك أس كي قسمت مين ايك كے بعددوسرى جناك آتى على كئى ہے ايسان برهنا مواعلم مراسة والى جناك كوجناك يرننة مصاور زياده مولناك ادر تباهكن بنا تاجلاجارہا ہے اور آن برنوبت آگئ ہے کہ انوع انسال کے مرت جینے ہی کا سوال سامن آگیا ہے۔ابیامعلیم ہوتا ہے جیسےانان کی عقل دجواس کی فاتی

غرض اوروص کادوسرانام ہوکردہ گئی ہے) اُس کے دل رجوجند برانوت کا دوسرا نام ك كوييج چور كرانا آكے بڑھ كئى ہے كراب وہ اُس كى آواز بھى نہيں منكى -ان دُنیاکو تباہی سے بچانا در اصل صرف اس سوال برخصر ہے ۔ منوكى طاقت ابھى داول من السے زىسىت كھوچكى ہے صمیانسال می بنج باقی ہے یا یہ لؤسرد ہو بھی ہے اسى ہرفن كاركا بهلا فرض يرب كرده ال اوردل كا يفاصل اور برصف ندور بكانهين تريب لان كى كونسش كرا اور مبرانال كرهبخور جهنور كراس اناني ا خوّت کی لوکو بچھنے مزدے بلکہ ہوا ہے ہے کے اسے شعاع جوّالہ بنا ہے۔ الاس نظرساردو تعرى ادب كاجائزه لياجائ ورواركامقام سي نايال نظراً تا ہے" بيرا ہن شرر" كى زيادہ تنظيں نوع انسال كے ليشعل اہ ہيں۔ سرداركا ببارشعورا درساته بى ساته الفاظ كافن كارانه مُن انتخاب النظول كوادبي شہکاربنادینا ہے اور اس کے احساس کی صدافت اور خلوص اس کے ہمجے کو وہ در دید بعی عطاردیا ہے جوبعن نظموں کوانسانی دستاوبز کا درجردے دیتا ہے۔ان نظموں بين سرواراي معلم او فلسفى بن كرنهي بلكرايك دوست بن كرسامي آنا بهاوردي كم وه غم شنرك بين ايناسانعي بهازاس كي آوازمين ايك بي يناه كشش اور أس كے بيام بن ايك پاينده اثربيل موجا تا ہے يظريف مرحم نے تناعر کے بارے بیں کہا تھا ہ تومعالج نفسِ آماره کی بیاری کا ہے تو ذریعہ قوم اورملت کی بیاری کا ہے میں سے بھی ایے عظیم فن کار میں سے بھی ایے جموعہ کلام" میری عدمیت عمر کریزاں" بیں ایک عظیم فن کار کی تعرب یوں کی تھی ۔

" بين توأس فن كاركوظيم فن كارجمقنا بول جونوع السال كي اكاني بن كالساني دردوغم سہے اوراس عم کامحمل احساس ہونے کے باوجوداس کی ذات میں اتن لوت اوراس کے فن بیل اتنی سکت ہوکہ وہ اِس زہر کو امرت بناکر ہی جائے اپنے دل و ماغ کی معصومين أزكى ادرسن كوبرقرار كهاور كيردانان كي چرفيول سي كل لوع الناق جس مي كراه النان بعي شامل مول ايك طفل معصوم كے ميشھا ورسر يلے بولول ميں ميكارے اورمزل انانيت كى طوف قدم برهائے كاينجام دے" "بيرامن شرر" كى إن نظول بي سردار في اگريمقام عاصل نبيل لياب تواس مقام سے بہت دور می نہیں ہے۔ زندگی دراد دون ایک سلسار المتنابی میں - وونوں اُفق درا فق آ کے طفتے ی عِلْجاتے ہیں اورجب تک ونیا قائم ہے بیلساختم ہونے والانہیں میراخیال تو ابسام كروه نظام حيات كمهي عيم تنب نهوسك كاجس سيفوب تركاجلوه بجه بكامول بين نم وينوب تركى وامش بى ارتفائے زندگى كاراز بے عظیم فن كار وى ہے جس كا ديدة بيناس توب تركود بجه سكاوركاردان النان كوائى بن منزل كىطون كامزن ہونے يرآ مادہ كرے ظاہر ہے كابياكر نے بن وشواريوں كا

سامناكرناپرتا ہے اور سختیاں اُٹھانی پڑتی ہیں بیکن ایک سپجا شاعوان سے ڈرکرانی آوازاً تھانے سے گرزہیں کا فاکب کے اس شعریں م معقةرب عجول كى حكايات وكيكال ہرجیداس یں ہاتھ ہالے قلم ہوئے اور جیبت کے اِس تعربیں سے نظركوبندكربس يامجهاسبركربس مرينيال كوبيرى بنهانهين اورفیق کے اِس نطعے ہیں ۔ مناع اوج والم هين كي أوغم كيا ہے كنون وليس دول يا الكيال مي زباں یہ رنگی والکیا کا کہ رکھوی ہے ہرایک طفر زنجیریں زبال بیك اورسرداركے" بيرائن نسرو"كوإن اشعادي كهراب كون يريرابن شرد بين بدن جورنوما نھے سے تون جاری ہے كوئى دِدانه كلينام يبيح كانام اب تاب فريب محركوكتا نهيس الماب تك باوجود انداز بیان اورعلامات کے نمایاں فرق کے ایک جبرت انگرخاندانی مشابهت ہے۔ ایک رب و دور به دورسین بسینتقل موتا جلاآر ہاہے لیکن ترار كى أوازىيىن بْرِيم ، بين بوجاتى بلكاس كى بگاه بيناايك درخشاك تقبل كى بشارت بھی دبتی ہے۔ اس جموعے کی آخری نظم امانت غم " بین سردار کہنا ہے ۔

أطهوكة جشن ول جال مناياجائے كا مراك مين مي بي كل كِطلايا جائے گا يگل جودرد محبت المانت يگل وشوخ بفي گشته بعي الول بعي ب خدائے عشق بھی جامن کارسول بھی ہے ، میشه بونون کا تی ری ہے۔ فالے کا غذی برین سے کے کرروار کے براہ بہرونک يآدزونه جانے كتے لباس بين ركھڑى كھڑى سامنے آئى ہے لين جو جزيبراہن شركو طُره وامنیاز بخشی ہے وہ یہ ہے کہ اس براہن شررکے نیجے ایک براہ تنبنم بھی ہے۔ مكن كالسككتي موني ويناكويه ببراجن بنم ابهي سالون سيترز بولين ايك سيخ فن كاركا وصلاس السائب أبيت نهبي بونا وه نواس عقيد يمل را به م بلاسهم في ندويجا أواور يجيب كالشرن وصوت بهزار كاموسم اتندرائن ملا - ٥٧ فروري ٢٧ نيو

## حروب اول

ایک دادانه کھوا ہواہے، چاک دامن، جاک گریباں۔اوراس پر چارولطرف سے پھراؤ ہور ہاہے۔ یہ بارش اننی شدید ہے کہ پتھرسے بخركرار الب اورجسم سفون كى دهارين كل رى بي اور بجول سے چنگاربال اُوربی ہیں اور اس طح برس رہی ہیں کہ دیوائے کے برمہنے كالباس بن كئي ہيں۔اب جاك وامن اور جاك كريباں كى بھي گنجائنس نہیں رہ گئی ہے گر دیوانہ جوخود صدافت ہے اور صدافت کی آواز سے باؤل تك ايك مين مكر خون الود شعر بن گيا ہے ك برجرم عننن توام مى كشندغوغا بيست تونيز برسربام أكه وش تاشائيست بیمل صداول سے جاری ہے اور نہ جانے کب تک جاری ہے گا۔ بردكنا ہے اور كيوشروع ہوجا تا ہے اور انسانين ايك منزل اور آگے برط ه جانی ہے۔ کبھی بی میسوس ہونا ہے کہ صدافت ، جیسے گلاب کا پودا ،

دست مینادیجی عاجز ہے کوئی گاجیں بھی

الو کے گل گھہری نہ بہ ب ل کی زبال گھہری ہے

یز خبال سیجے نہیں ہے کہ ساجی نظام کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ انسانی
فطرت نود بخو بدل جاتی ہے ، بدی ختم ہوجاتی ہے اور نیکی کا ظہور ہونا ہے۔
اس حقیقت کے اعتزاف سے مفر نہیں کہ ساجی نظام کی تبدیلی ہوضروری بھی

ہے اور ناگزیر بھی 'ناکا فی ہے ۔ ذہنی اور روحانی تبدیلی بھی ایک جہا دہے
اور پونکہ یہ جہا دِنفس ہے اس لیے اور بھی شکل ہے ۔ کبیرواس کے
افعا ظہمں:۔

"جسم وجان کے رُن بیں گھمسان کی لڑائی ہوہی ہے۔ موس عفتہ عود اور لا بچ مقابلے برکھڑے ہوئے ہیں۔ صبرا تناعت اورصداقت کی بادشا ہت بیشمشیر کا نام بلند ہورہا ہے۔۔۔۔

"صدافت کے متلاشی کی جدوجہد بہت دشوار ہے۔
سور ماکی لوائی دوجار گھنے چلتی ہے ستی کی جدوجہد
ایک بل بین حتم ہوجاتی ہے۔ لیکن صدافت کا متلاشی دن را جنگ کرتا ہے۔ اس کی لوائی زندگی کے آخری کھے تک
جاری رہتی ہے "

بہترساجی نظام اس جہادِ نفس کے لیے سازگاد فضا پیاکر تا ہے۔ لیکن اِس سازگاد فضا میں بھی ساسل جہاد ضروری ہے۔ یہ اجماعی ممل بھی ہے اور الفرادی بھی۔

دوسروں کے نفس سے پہلے اپنے نفس سے جہاد صروری ہے معامیٰ اور سیاسی نظاموں کی ناانھا فیوں کو بہا نااوران کے خاتمے کے لیے روانا ہے ماتھ کے لیے روانا ہوں ، ہوں ، بدی ، خود غرضی ، برح ہے ۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ صدیوں کی نفرت ، ہوں ، بدی ، خود غرضی ، فلط احساس برتری اور اس قسم کے دوسرے تاریک جالوں سے دل و دماغ کی صفائی بھی برحق ہے ۔ اس کے بغیر منہ تو دنیا سے جنگوں کا خانمہ ، بوسکتی ہیں ۔

تلواريراك ظالمول كوصفي مستيست بيست ونابود توصر وركرسكتي

ليكن نئے ظالموں كو بيداكرے والى كوكھ كوضبط توليد نہيں سكھاسكتى يجركتنى با تاریخ کی نه بندموے والی آنکھوں سے بہتما شادیکھاہے کے مظلوم ظالموں س تبديل ہو گئے ہيں۔ اس بھيانات فلب ما ہيت كوبھي توروكنا صروري ہے۔ فارجى نظام كى تبديلى كى جدوج بدسياسى جاعق كاجتماعيمل --بین انسانی روح کے داخلی نظام کی زندیب و تربیت کی جدوجہ رثناعوں اوردانشورول کے حصے بیں آتی ہے۔ اس بین شعروفن کی تمام اعنان کا آتی ہیں عشقیشاع ی روح میں لطافت پیداکرتی ہے اور لذت فراق کو بهى لذّت وصال بناكرانسان كوسخت سيسخت حالات بين جنياسكهاتي بح اورسیاسی اورانقلابی شاعری روح کوصلابت عطاکرتی ہے مفرورت دونوں كى ہے۔ اخلاقی شاعری كا بھی ایك مقام ہے ۔ لیكن شاعر كامنصب واعظ كمنصب سے بلند ہے اور انداز بیان مختلف بہی وج ہے كم ممبر بر واعظ جلوه كريوتا ہے ليكن ولوں ميں شاع ابھرتا ہے۔ میری به نئی تظین جو بیرا بن شرریهنے کھڑی ہیں، سیاسی دمتاویزیں نہیں ہیں۔ واقعات ان کی تخلیق میں کار فرما صرور رہے ہیں۔ لیکن بیا قعا كابيان نہيں ہيں بكدان سے بيدا ہونے والے دوحانی كرب كااظهار ہي۔ انھیں احتجاج کہنا بھی غلط ہے۔ شاید دل کی جیج اور روح کی بچار ہے ان نظموں کی شکل اختیار کرلی ہے۔

کبھی کبھی بیخسوس ہوتا ہے۔ بیسے دنیا کے سر پر زوف اور لفرت کے دو بھوت منظلار ہے ہیں داور بہی انسان کے سب سے بڑے فہمن ہیں ہوت سے گھراکرانسانی عقل ہاؤٹ ہوجاتی ہے اور دل کی نیرافت کم تردر ہے کے جذبات بین نبدیل ہوجاتی ہے اور ان بھوتوں سے لڑنے کے بجائے انسان النسانوں کا نون کرنے لگتے ہیں اور خون جننازیاوہ بہتا ہے ہوت اور نفرت بین آئنا ہی اضافہ تو ناجا ہے اور نشاع کی آواز گونگی ہوجاتی اور نفرت بین آئنا ہی اضافہ تو ناجا ہے اور نشاع کی آواز گونگی ہوجاتی ہے اور نسان کے نار لوط ہے جاتے ہیں سے

گیت کے دل بین خبخرہے، الفاظ ہیں سربریدہ البنا تعظیمی ایک جاری کے سوار کھ نہیں الک بے سور ہے سور ہے نالے ہے کار، فر باد ہے سود ہے

یہ آواز اور بہ بکار خون اور نفرت کے گہرے اندھیرے بیں گئی ہی نحیف نزار، کتنی ہی جاری نہ معلوم ہو بیان آس بیں امید کی ایک نخفی سی کرن دکھائی دیتی ہے جو گھنے سے گھنے اندھیرے کے دل بیں اُنز سکتی ہے اور خوف زدہ روح کو ایک کھے کے لیے بے خوف بناسکتی ہے سے اور خوف راہ اِس اندھیرے بین کرملتی نہیں انسان کورا ہ

صرفتابنده ب شاعر کی نوالےساتی دوسری جنگ عظیم کے خاتمے کے بعدسے، جنگ نزکرنے کے بھد ادراجمن اقوام متحدہ کی شکیل کے باوجود ونیا تیسری جنگ عظیم کے خطرے سے دوجارے اور اگر بیجنگ ہوگئی تو آخری جنگ ہوگی لیکن انفاق سے وہ خون جوجنگول کوجنم دینا ہے اُسی خوف نے نیسری عالم گیرجنگ کوردک بھی رکھا ہے۔ نون ناک ایمی اور ریڈیانی ہتھیاروں سے سلحطا قوں کے درمیان ایک باہمی توازن قائم ہوگیا ہے میکن جب بھی دنیا کے سی کوشے میں کوئی جیونی سی جنگ شروع ہوتی ہے تواس توازن کے برط جانے کا اندلبنه بيدا موجا تاب اورتبيري عالمكير جناك كابهيا نك يهره كهائي في

گزشتہ چندسالوں کے اندر تبیسری جنگ عظیم کا محور پورپ سے این یار بین تنقل ہوگیا ہے کیوں کا ایٹ یا داور افر بھنہ کے آزاد ہونے والے ملک ہو کل تک غلام نصے دنیا کی بڑی طاقتوں کے توازن میں فرق پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اب ویت نام سے کشمیر تک ایک نیم دائرہ ہے جو ہمالیہ کی چوٹیوں سے گزرتا ہوا جہلم کی واد پوں تک پہنچ جاتا ہے اوراس ہیں ایسٹ یائی اقوام کی آرزو و ک اور امیدوں کے ساتھ و نیا کی بڑی طاقتوں کے مفادات اور سیاسی صلحتوں کی بجلیاں جاس میں ہیں۔

اس نم دائرے کے بطن میں مقبل کی ساری تعبیر بن ہیں۔ وہ بهت بهيانك بهي بوسكتي بين اوراگرانساني اقدار كي جيت بونوايك فولهورت بشارت بھی بن سکتی ہر لیکن پر بشارت آس دن پوری ہو گی جب و ن کے بجا محبّت جنگوں کے روکنے کا باعث بنے گی حب نفرت کے بجائے ایک عالمگیرانسانی برادری کا تصوّرانسانوں کے درمیان نے رہنے قائم کرےگا۔ اس کیے آج کی جنگ آلود فضا بیں ان فدروں کا نام بار بارلبین صروری ہے جوساری انسانبن کامدیوں کاور نہے اور بینوشی کی باہے كه مندوستان يائيس دن كي د فاعي جنگ بين هي د مبين مجبوراً الطي في ان قدرول كوفراموش نهين كيا- مم جوگونم بُره اشوك ، كبير گرونانك ، نير، غالب، طیگور، گاندهی اورنهروکی شرافت کے وارث ہیں آج بھی ان الفاظ كوفخرك ما تعدد مراسكتے بي جوہارے دا شطر بتي ڈاکٹر دا دھاكر شن نے ۵۷ سنمبرهد نع کی دات مندوستانی قوم کو مخاطب کرتے ہوئے اپنی ریداد تقريرين ارشاد فرمائے تھے:-

"جنگ جو بھی مفاصد کے لیے عزوری جاتی ہے اس کے بعد بھی ایک بدی ہے اورانسانیت کے لیے خطره اس سے سی ملک کوکوئی فائدہ نہیں بہنجا کیوں کروہ ب فيتجهم وتلخي، خوف اور شبهات جهور جاتى ب اورساجي اور

معاشى ترقى كى تمام كوششوں كونففان بېنچاتى ہے "ہم ایک بن الاقوامی برادری کے دکن ہیں اور بین ر کھتے ہیں کالنا نبت نام قوموں سے بالاترہے اس لیے ہمین طوص نبیت کے ساتھ نمام جھرطوں کے بڑامن فیصلے کی كوسش كرنى جاسي- ہرسے انسان كے ليے يفروري ب كروه جس حد تك مكن بواين انسانيت كوبرقراد ركھے۔ "جرمن فلسفى شاين باركويشكايت تهى كراكثرانان بندرسے ملتے مطبتے ہیں اس سے افسوس کے ساتھ کہاکاس بھی بڑی بات بہے کہ دورسے ان پرانسان ہونے کا شبہہ موتا ہے۔ زیادہ ترجنگیں غلط فہمی جھنجھلا ہے، ناکا ی محردی اورقوى جذبات كانبنجر جوتى بير-اكرسم النانون كاطح ربهنا چاہنے ہیں تو ہیں ان تمام جذبانی کیفیات پر فابوطال کونا

 جنگ کی جانت کو بھی برکت کا نام نہیں دیاگیا۔ برچوں کہ ہماری مملکت کے صدیر اور ہندوستان کے سب سے زیادہ ذیتے دار شہری کے الفاظ ہیں اِس لیے ان بین حکومت کی جنگ اورا من کی پالیسی کاش کی جاسکتی ہے اور ہم پر کہاہے ہیں کہ بیجا افرن کے ساتھ نہیں بلکہ انہائی در دمندی کے ساتھ لڑی گئی ہے۔ جنگ کی ناگز برغارت گری اور تباہ کاری کے باوجود دِلوں بیں اتحاد، مجتن اورامن كاجذبه الكرائيال ليتار الميه اورآج بهي مردل بي بي خواہش ہے کہ ہمادی ملکتی ہوتی سرحدیں پڑامن ہوجا بیں۔وزیر اطلب شأسنرى كى ہرتقرير، ہربيان سے اس نصابعين برہمارے بنيادى عقيدے کی مېر شبت بوتی رای سے۔ ہماری قوم کے دل کی مجمع حالت کا اندازہ صمت بنتا ہے ایکے ایکے قر تفريرس كياجا سكتا ہے عصمت سے كہاكه ؛ "اگرمبرابھائی میری بیٹی کے سینے بین بخربھو کننے کی كوشش كركانومين ابيخ بمعاني كوفتل كردول كى اور بيمر اس كى لاش بربيطه كرروؤل كى " مجھالیا ہی جذبہ عظیم امر بھی ثناع والط وصطبین کی ایک نظم ہیں ہے۔ وه کہنا ہے:۔ "مصالحت ایک لفظ ہے، آسان کی طیج نوب صورت

40

"خوب صورت اس ليے كرجناك اوراس كى تباہ كاريال بمنية بميند کے لیے حتم ہوجا میں "خوب صورت اس ليے كموت اور رات جودو بہنيں بن ان كے ہا تھ تون اور گن کی سے بھری ہوئی زمین كوباربار دهوئيس "كيول كرميراد فنن مرجيا ب- ايا ايا شخص وميري طح مقاس اورملكوني تفا ومين وبال نظر والنا بول جال وه ليخ سفير بي ون جرے کے ساتھ ابوت بی لیٹا ہوا ہے بی اس کے قریب اناہوں "اور جھکنا ہول اور جھک کرنا اوت کے اندراس کے سفید جرے کو بڑی نری کے ساتھ اپنے ہونوں سے چھۇلبنا ہوں" بمبئی کے ادیبوں کے اسی جلسے بیں گراتی زبان کے ایک برطے ادیب كلاب داس بروكري الين يكتان بين رسين والع تحراتي قارئين كا ذركبابو انھیں مجین اور بیار کے تحفے بھیجے رہنے ہیں۔ نی دِنی کی مشہور نام نگار خاتون امیتا میک کا بیان ہے کہ عین

اس زمانے ہیں جب ہندونانی فرجیں لا ہورسکٹری طرف بڑھ رہی تھیں، دتی میں نہائے لئے لوگ جن کی حبّ الوطنی پر کوئی شہر نہیں کیا جاسکتا 'لا ہوراور سیال کوط کے گلی کوچی کو فخرا ور محبت کے ساتھ یادکررہے تھے۔ ظاہر ہے یہ وہ ہندواور سکھ ہیں جو تقسیم کے وقت ان شہروں سے بے آبرو ہوکر نکلے سے وہ مندواور سکھ ہیں جو تقسیم کے وقت ان شہروں سے بے آبرو ہوکر نکلے سے میکن ان کے بیار کا یہ عائم تھا کہ وہ لا ہور کو بیرس کی طرح صین کہدرہ نے تھے۔ حالاں کرملک کے قومی رہنما اور فوجی افسر بار باریہا علان کررہے تھے کہ ہندوستانی فوجوں کا مقصد لا ہور پر قبصنہ کرنا نہیں سے پھر بھی یہ دھکھے ہوں کہ ہندوستانی لا ہور کے لیے بیتا ہے تھے۔ ہوں کے ہندوستانی لا ہور کے لیے بیتا ہے تھے۔ ہوں کے ہندوستانی لا ہور کے لیے بیتا ہے تھے۔ ہوں کے ہندوستانی لا ہور کے لیے بیتا ہے تھے۔

اسى زمانے ميں ميرى نظم كون ديمن ہے" شايع ہوئى- اس نظم كا اور اس کے بعد "جبح فروا" اور دوسری نظمول کاجس محبّت اور خلوص سے ہر طلقے میں استقبال کیاگیا وہ ہندوستانی قوم کے دل کی بنیادی سرافت کا تبوت تھا۔ اردوكےعلاوہ مندى انگريزى مرائعى ، گجراتى ، بنجابى اخبارات اوررسائل نے اس نظم کوبار بارشا بع کیا۔ دوستوں نے اسے ایک دوسرے کے پاس تحفے كاطع بهجا ، يرسف والول في مجمع فبتن بحر فطوط لكمع ال انظياريديو اسے مخافف تہروں سے بار بارنشر کیا اور کشمیر کے وزیراطلاعات علی محمطارق ن بچھے سری نگرسے لکھاکہ:۔

> "نظم بے مدبباری کئی کل مجھے دید اوسے سرمدے اس بارر ہے والوں کوخطاب کرنا تھا۔ میں سے تفر بر کم کی اور نظم زياده سناني بيوسطراورد بمفلط كي شكل بين نظب جهابي

یں سے بمبئی اور وِتی کے درمیان مختلف شہروں ہے مون چند ہفنوں کے اندر بیطم سینکووں بارسنانی اور بعض محفاوں میں کئی کئی بار بڑھی اور برمزنبکسی بورسط ، کسی جوان ، کسی مرد یا کسی ورت کی آنکھول بی آنسو بهرائے - بینم دیده آنکھیں ہندواورسلمان کی قبیدسے آزادنھیں۔ میں سے ایجی تلیں برس کی شاعوانہ زندگی بیں اس سے اتھی تطبی بھی

کهی بین ، برشکون زمانے بین بھی اورطو فانی دُور بین بھی۔ سیاسی ہنگاموں اور فرقروارانه نساوات کی تباہ کاربوں کے عائم بر بھی،جب کہ جذبات برائلیخنہ ہوتے ہیں، میری سی نظم کا اتنا شاندارا ستقبال نہیں ہوا۔ اس تجربے نے مبرے یفین ادر و صلے کو برط معادیا ہے۔ بیں اپنے ملک کی صحت من جمہوری روایت پر فخركرسكنا بول اوراغناد كے ساتھ يكه مكتا بول كه مارى قوم كى روح كندى نہیں ہے اوراس پُرامن قوم کوجنگ بازقوم بیں تھی تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔ بہمندوستان کی عظمت اور صدافت کی دلیل ہے کہ جنگ کے شباہے ز مانے بیں بھی عام آدی گلوگیر آواز بیں یمصر عے بیرے ساتھ دوہرائے تھے ہمانے پاس ہے کیا در دِمشنرک کے سوا مزاتوجب تھاكەمل كرعلاني جال كرية خود لینے ہاتھ سے تعمیر کانستال کرتے ہانے دردبی م اور تھانے درد بی ہم شركك المحقة تو بهرجشن آشيال كرت إس حقيقت سے كيسے الكاركيا جامكنا ہے كنفسم كے باوجود مندوتنا اورباکستان کے عوام ایک دوسرے سے جتنے قریب ہیں دنیا کاکوئی ملک اس کی مثال بیش نہیں رسکتا۔ ہندوستان کے تدن کے ابتدائی سرچینے ہڑیا اور مہنجوددا طوتہ نہ بب کی نشانیان کمشلا اور سکھوں کی مقدس

زیارت گاہیں، پاکستان ہیں ہیں۔ گرونا کے کے نفش قام اب بھی اِس خاک میں تلاش كيے جاسكتے ہيں إور سلمالؤں كى نہذيب كى نشانياں لال قلع فطب بينار، تاج كل، نظام الدين اوليا اورخواج عين الدين بيني كمزار، غالب اورمير كينم دنى اور تكمفنو اورآگره سب بهندوستان بين بين - أسى بنگالى زبان كى خوت بو دھا کے بیں بھیلی ہونی ہے جس سے کلکتے کی کلیا معظر ہیں ٹیکوراورندرالاسلام دوان عگر کے قومی شاعر ہیں اگرایک دتی اٹھ کرکراچی میں جابسی ہے توایک لاہوردنی بن آبادہوگیا ہے میں اردو وہی بنجابی وہی سندھی زبانیں دوان ملکول درمیان دریاؤل کی طح بهردی بی اگرفیق مندوستان بی مفول بی تو مولانا الوالكلام آزاداوركرشن چندر كى تخريري باكتانيون كى آنكه كاسرمين يهارى تهذيب، بماراتمتن بهادار بن بهادار من بهادى جذباتى افتاد، بهايدي يادر فاور نفرت كرك كطريق سب ايك سي بي ربى وجهد كون امرينا برتم تقبیم کی غارت گری پرآنسو بہائی ہے توابی بے سی کے عالم میں دارث شاہ کو آوازد بنی ہے۔ لاہور دیٹر بواور دئی ریٹر بوایک ہی نے بیں ہمرگاتے ہیں پھرکیااس کے بعدہم یخسوس کرنے پرججور نہیں ہیں کران والو ملکوں کے درمیان ہونے والی جنگ سے زیادہ بھیا نک کسی اور جنگ کا نفور ہن کیا جاگا۔ يَعْالْباً واريا السِمْبركي بات معين لينظركي دوسري منزل سازرا تقاكه بهلى منزل كے زينے بر بھے ايك بركھ دوست ملے جنوب ميں اتناكم جانتا نفاکہ پہچابنے بین کلف ہوا۔ وہ تھوڑی وُورمیرے ساتھ چلتے رہے اور پھر پوچھنے لگے کیا ہورہا ہے ہ " میں سے ایک لفظ میں جواب دیا مرجنگ "مراجی فاموش رہے اور پھر تھوڑی دریے بعد بولے" ایک شعرسنا وُل " اورا نھول نے مجھے میرا ایک پُرا ناشعر سنایا ہے

کام اب کوئی ندائے گابس اک کے سوا راستے بند ہیں سب کوجہ قائل کے سوا بیخبت اور در دمندی اگر باکتنان کوجی نفیب ہوجائے توہم بڑی اسانی سے کوجہ فائل کو کوجہ جاناں ہیں تبدیل کرسکتے ہیں۔

کین افسوس کی بات یہ ہے کہ پاکستان کے ادیوں اور دائش ورول نے نفرت کو اپناسب سے بڑا حربہ بنار کھا ہے ہیں پاکستان کے کمرانوں سے میں مداخلت کرنے کاکوئی جی نہیں ہے اور نہم پاکستان کے کمرانوں سے بات کرسکتے ہیں لیکن ہم پاکستان کے خات کو اور دائش وروں کو مخاطب کرنے کامی صرور رکھتے ہیں اور اگر ہماری آواز اُن تک پہنچ سے تو ہمال سے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہندوستان کے صلات نفرت بھیلانے کے ہمان سے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہندوستان کے صلات نفرت بھیلانے کے بجائے اگر وہ لینے ملک کے اندر محبت وستی اور ہم روی کی فضا ہیں اور کرجت وستی اور ہم روی کی فضا ہیں اور کے جہوری حقوق کے لیے آواز بلند کروں کی کوشنش کو بیا مراجی سازشوں کے جال سے با ہم کال لیے کی کوشنا کو سام اجی سازشوں کے جال سے با ہم کال لیے کی کریں اور لینے ملک کوسام اجی سازشوں کے جال سے با ہم کال لیے کی

جدوجہدیں لیے قلم سے کام لیں قرہندوستان اور پاکستان کے در میان نوشگوار حالات بیا ہوسکتے ہیں۔ بیددولؤں ملکوں کی بقااور نزتی ہی کے لیے نہیں بکرسارے این بیاوی آزادی اور سارے عالم کے امن کے لیے ایک مبارک اقدام ہوگا۔

ہماری بین کش امن ہے اور ہم اس کا جواب امن کے نغرے ہی کی شکل بین سننا چا ہے ہیں۔ شکل بین سننا چا ہے ہیں۔

النائی برادری کا جونواب صوفیول اورسنتول نے دیکھا تھا مسکے ترائے دوئی وافظ کبیراور گرونائک عبیں مقدّ س مہتیول نے گائے تھے،
وہ خواب ابھی تک شرمندہ تعبیر نہیں ہوا ہے النان ابھی نسل رنگ مند ہب عقائد سیاست جغرافیائی مدود اور قوموں کے نام بیسیم ہے۔
جب النان ان تمام اصافی تعریفوں سے بے نیاز ہو کو صوف النان دہ جب النان ان تمام اصافی تعریفوں سے بے نیاز ہو کو صوف النان دہ جب النان ان تمام اصافی تعریفوں سے بے نیاز ہو کو صوف النان دہ جب النان ان تمام اصافی تبہت و ورسے لیکن اس وقت کا تصور کرنا و کے اسکان کی جو سے مین منانا ہر شاعر کا کام ہے۔
اس کو محسوس کرنا دیکھ لینا اور اس کا جشن منانا ہر شاعر کا کام ہے۔

سردارجفري

بمبنی اکنو <u>رصه ۱۹۲</u>نه

## 

کھولہ کون یہ بیرا ہن نظرر ہے

بدن ہے جورتو ماتھے سے نوئن جاری ہے

زمانہ گزراکہ فرہاد وقبین ختم ہوئے

زمانہ گزراکہ فرہاد وقبین ختم ہوئے

یکس باہل جہاں محکم سنگ باری ہے

یہاں توکوئی بھی نییر بی ادائگارہیں

یہاں توکوئی بھی نییل بدن بہارہیں

یکس کے نام پر زخموں کی لالہ کاری ہے

یکس کے نام پر زخموں کی لالہ کاری ہے

کوئی دِوانه ہے 'لبتا ہے بیج کانام اب نک فریب ومکر کوکڑنا نہیں۔ لام اب نک ہے بات صاف سزانس کی سگاساری ہے

٢ راگست ١٩٢٥ نه

مح محى آو

منزل دؤراندهیری را ہیں کانے کانے کا نے بھی جنگل جنگل ختک ہوکے لمیے صحرا فون کی بارٹس سٹالٹ کے بھاری پنقر جیسے اولوں کا پنھراؤ

نہاراہی کٹ نہسکیں گ نہامنزل مل نہسکے گی پاؤل کے جھالے دشت کے دِل ہیں بھؤل کی صورت کھل نہسکیں گے خون کی بارٹس رک نہسے گی
سٹالوٹ کے ہاتھ کے بیتھر
ختم نہ ہوں گے
میں نہا ہوں 'نم بھی نہا
میں آئا ہوں
میں آئا ہوں
میں آئا ہوں

٥١ بولائي ١٩٢٥ نع

المعلی ولی العلی ولی دیک طنزی نظم ایکابی ہیں ہیکانی کے سیں بیا ہے ہیں جن بہ برگال کے نقاشوں نے اینے ہاتھوں سے بنا کے ہیں بجب نقش ہے گار جہنی سائے کی تصویریں بھی شرمندہ ہیں جیمنی سائے کی تصویریں بھی شرمندہ ہیں

اوربرلوطا ہواسر اینظھ ہوئے ہاتھ اورباؤل سات انکھول کا فریب سات انکھول کا فریب گست کے انکھالی کوئی میں مقدم ہے نہ مطلب کوئی میں میں ایک نصوبر ہے مقدم سے نہ مطلب کوئی میں میں ایک لذت اظہار کا آئینہ ہے میں ایک لذت اظہار کا آئینہ ہے

كس كومعلوم حسين كيا ہے؛ بعيانات كيا ہے ايك بى شے بے جسے كہتے ہيں احسارن اط بانشاطِ احساس نەنواظهارىي مكن ہے نەنرىبىل اس كى

جس كوستجها تفا، وه سربهي نهين المنكه اور ہونط ففظرنگ كے كچھ صبيب اوردهے بھی نہیں شایداک لمحرم بیتاب وگریزان حم کر قطرة تون دل واشك بناجا تأب

> اوربیلحدکہ ازل ہے نہ ابد وقت کی جنبش پر کا بیگه بزاں سایہ أتشبن بوسئالب ماصى وستقبل كا یاس وأمید کی ہم آغوشی موت اورزبیت کاوصل

#### يهى النال كي حقيقت ، يهى النان كي ال

وقت اورموت کے بینج سے ملے گی نہ نجات سب ہی بے کاریم شمشا دفدوں کی باتیں البجلیں کی مسحا نفسی کے قصے حق و باطل کے تصادم کے تمام افسانے اک حقیقت ہے تو وہ درخ کی تہائی ہے مئے تہائی سے تہائی کے بیمائی کا بیمائی ہے مئے تہائی سے تہائی کے مئے تہائی سے تہائی سے مئے تہائی سے مؤلس سے مئے تہائی سے مئے تہائی سے مئے تہائی سے مئے تہائی سے میں مؤلس سے مئے تہائی سے مئے

ار ون ١٩٩٥ نه

اِس لِہؤ کاکیارو کے كم جيسے بورة لب سُرخ جيسے زمانے گل نيفي بيول كالمبتم، لورسط مونول كي دُعا نيم والم بحمول كاكاجل، نرم بالخول كي حِنا بربط مطرب كانغمه سازشاء كي اذا عشق كاعهدوفا به لهو کافرنهین، مرتدنهین، مسلم نهین وبدوگیتا کا ترخم، مصحف پزدال کالحن به كناب زندگى كابهلاحرن ول لذاز ارزو کی سب سے پہلی راگنی روح الجيل مقدّس ٔ جان توريث و زېور

خخرول كى پياس اس شعلے سے بچھنى بىن

اس اہوکا کیا کروگے یہ ہو گرم وٹسرخ د نوجواں فاک بر سیکے گا نوجل جائے گی دھرتی کی کو کھ اسماں سے فطرہ رحمت نہ برسے گا کبھی کوئی دانہ بھرنہ ایجے گا کبھی کوئی دانہ بھرنہ ایجے گا کبھی

بهه و بونول کی نوشبو ، به به و نظرول کا نور به به و عارض کی رنگت ، به به و دل کا شور افغاب کوه فارال ، جلوهٔ سینا و طور شعلهٔ حرف مدافت ، سوز جان امبور کلمهٔ می کا اُجالا ، به نجستی کا ظهور به به و میراله و ، نیراله و ، سب کا لهو به به و میراله و ، نیراله و ، سب کا لهو الگت میلاد :

### وعا

ر وبت ناهر سے شہیر تک نون الود و افت نے آگا )

بھر چلا جنگ کا دیوتا

مسرخ شعلوں کے جنجر کونا نے ہوئے

فون کی بیاس سے

گوشت کی بھوک سے

گوشت کی بھوک سے

بیخنا اور چنگھا و تا ا اسما نول بیعفر بن کی طرح اُڑتا ہوا

موت کی طرح دھرتی بہ جیتا ہوا

موت کی طرح دھرتی بہ جیتا ہوا

خسن کی خبر ہو، خبر بہوں کے معصومیت کی فصلیں مہمی ہوئی کے فصلیں مہمی ہوئی کھیرائے گھے۔ کھیدت گھبرائے گھبرائے سے بونفنائین کی کونیلوں کی مہاہے مُعطّر تھیں وہ گندی بارود کی بوسے سرشار ہیں خوں کے چھینظ ہن سبنم کے بیرا ہنوں پر مندروں مسجدوں اور کلیساؤں کے دامنوں پر

اس کاآغازسب کچھ ہے،
انجام کچھبی نہیں ماصون تل وغارت ہے کیا ہ کچھبی نہیں ماصون تل وغارت ہے کیا ہ جند اُجڑے ہوئے منہر کھلسے ہوئے راستے میں مسرنگوں بیوگی اشک اتو دہ وزخم خوردہ بیٹی اشک اتو دہ وزخم خوردہ بیٹی

کوئی گؤم نہیں جس کی شفقت دلے دل کے زخموں بیر رکھ دے اپنے عملین مستم کی دردا شنا جاندنی کوئی گاندھی نہیں کوئی گاندھی نہیں

انے جس کی شہادت سپر بن کے ہروارکوروک کے کوئی نہرونہیں کوئی نہرونہیں جس کا دامن کروکریہ پوجیس برکیا ہور ہائے

گیت کے لین خجرے الفاظ ہیں سربریدہ البین نیسے بین ایک بے سی کے سوا کچھ ہیں ایک بے سبی کے سوا کچھ ہیں نالے بیکار و فریاد بے سود ہے آؤ مل کرمجہت کو آواز دیں نیکیوں کو میکاریں

١١ راكست ١٩٢٥نء

قطعه

# غرل

ألجه كانول سے كه كليك أرسے بہلے فكربيب كرصباك كدهرس يهل جام و بیمانه دسافی کاگمان نطالبکن دیدهٔ تزین تھا یال دیدهٔ نرسے بہلے ابرنبيال كى نهركت ہے نه فیضان بہار فطرے کم ہوگئے تعمیر گھرسے پہلے جم كبادل بن لهوا سوكه كيئ المحمين اننك تھم گیا در دِجگرُنگ سِحے ہے فافلے آئے تو تھے نعروں کے برجم لے کر سربگول ہوگئ ہر آہ انزسے بہلے خون سربهه گیا ، موت آگئ د بوالوں کو بارش س السطوفان شرر سے بہلے

سُرخی و نِ است کی جہاب آتی ہے دل کوئی کو طاہد شایدگل ترسے پہلے مقتل شوق کے آداب نرالے ہیں بہت دل بھی فائل کو دیا کرتے ہیں سرسے پہلے دل بھی فائل کو دیا کرتے ہیں سرسے پہلے

١٨ إلكت ١٩٤٥ ع

# غرل

وه بهاری وه بوائین جوزمین زمین حمرجی وىي مهروماه لائيس، جو أفيّ أفيّ كرن يس ببنیاز مانداے ل جو وفار کھو چکا ہے اسابی سربدن اسابنا با کبن دیں جوہں رند بھٹا بھٹا ، وہساتی بہتے بہتے الحصر درس مبكره دين الحقيرة وقانجمن دين برى بر بوعى ب كبي او صنوال ستاري چلواب شب سبه کوئنی صبح کا کفن دیں لب نیخ پر لهوسے، لب زخم پرنبسم بهجیات نن برمهن اسے کیسا بیر ہن دیں نئ رقع جسم خسته كوعطانه ،وسے تو بهرين كدرم و كوكوئي إك نيا بدن دين نئ ابردؤل کو بجلی، نئی انحفظ اول کو صهبا
نئی نیخ دین نظر کو، نئی زلف کوشکن دین
به زمین مری زمین، به قلاک مرافلات به
انهین صید کر جگی بین مری فکر کی کمندین
اشی بزم میملین گے ابھی شعر زر کے ساغ
چلو بزم جعفری مین میں جام فکر دفن دین
چلو بزم جعفری مین میں جام فکر دفن دین

۲۸ راگست ۱۹۲۵نی

غرال

وى معصفت وى معافرت أخراس كاكيارى انسال انسال بهن رطاهد انسال انسال بن گاکب ويد أينى شد يرزب برزك بكنا قرال ورق ورق رام وكرشن وگوتم و بزدان و خم رسيده سيكسب اب نك ايساملانه كوني، ول كي بياس جُعا أجو بول مبخانه جينم برن بين بهن بين بول توساقي لب جس کی تبیغ ہے دنیااس کی بجس کی لاکھیاس کی جبنس سن ألى بن سب مفتول بن سط لوم بن ظالمسب فيخرج ون الرو ، دلبر باته مسيحا بونط لهولهوب شام تمت ، أسوا سوسيحطب ریکھیے دن تھرتے ہیں کہ ایک دیجھیے بھرکب ملتے ہیں دل سے دل آئھول ایک ایک دیجھیے بھرکب ملتے ہیں دل سے دل آئھول آئھوں آئھوں ہاتھ سے ہاتھ اور ایسے لب زخمی ملک زخمی مور، زخمی قویس، زخمی النسال، زخمی ملک حریب می کی ملیب اٹھا ہے 'کوئی میسے تو آئے اب حریب میں کی مسلیب اٹھا ہے' کوئی میسے تو آئے اب

٢٩ آگست ١٩٩٥ع

Contraction of the second

# غرل

كس يوجيس، كون بتائے، صبح كى كب بجولے كى كرن رات کی سرخان تا نادھ کے بکلوسر سے فن کے کر بھرفند بل محبت ، اُنرو دل کے اندھیرے ہیں رفع کی نار بھی کوروشن کرتی نہیں سوج کی کرن بشن من اج رہے ہیں خبخی تیغیں گاتی ہیں نون الوده شام كيسو، زخم رسبيده صبح بدن كعبر دل ميں بيٹھے ہيں اب بھي مدبول كے فرسورہ تيت رنگ ونسل و شبخ و برئهن منصب وملّت ملك وطن ير دنيا گمراه ب اب نک ، پھر اولو لے سَدُن كبير ایک ہی سونے کے سب گھنے ، ایک ہی متی کے برنن

به راگست ۱۹۹۵نی

# حتاب بازول کا فرمان

خون بارودكى بؤكوميم عط سيجهو محماب ببہے کہ زخموں کا بسمھو موت كى كورسے لولد ت مِم آغوننى حم نلوار كومجوب كاببب سمحقو جنگ كوامن كهوامن كودوجنگ كانام تنشتز خاركو بمقولول كحبرالبنجھو وولت وبده الرجايطون عام موني السوول كوبهي في ناب كاساع بمحقو رفيح ابلبس كودو حضرت جبربل كانام جهوط كومكم فدا ، حرف بيمبر بمحو

المستمبر 1940 ندع

# کوان جی سے

یرایک، توپ ، یہ بمبار، آگ بن وقیں کھاں سے لائے ہو کس کھافت میں فران کا میں کھافت میں فران کا یہ تحف ہے ہو کا کا یہ تحف ہے ہو کھا گے جنگ کے طوفال زمین نانا ہے ہو برق گراسے کے طوفال زمین نانا ہے ہو برق گراسے کے گھر پر

غلام تم بھی تھے کل تک غلام ہم بھی تھے نہا کے خون میں ای تھی فصب لے زادی نہا کے خون میں ای تھی فصب لے زادی

ابھی توصیح کی پہلی ہُوا بیں سنگی ہیں ابھی شگونوں نے کھولی نہیں ہے انکھابی ابھی شگونوں نے کھولی نہیں ہے انکھابی ابھی بہارے لب برہنسی نہیں آئی نہجانے کننے سنا رنے بچھی ہی آئھوں کے نہجانے کننے سنا رنے بچھی ہی آئھوں کے گلاب نہجانے کننے فسروہ ہتھیابیوں کے گلاب نرس سے بہا بھی ربگ و روشنی کے لیے

ہمانے پاس ہے کیا دردِمشترک کے سوا

مزاتوجب نھاکہ مل کرعلارے جاں کھتے خود اینے ہاتھ سے تعمیرگاستاں کھتے ہمارے در دہیں تم اور تمھا سے در دہی ہم شریک ہوتے تو بھرجشن اشیاں کھتے

مگرتمهاری بگاهول کاطوری کے کھاور میں کھاندہ میں کہ کھاندہ کے میں کا موں کاطوری کے کھاندہ کے کھاندہ کا میں کہ میں کہ کا موری کا مقدر ہے ہیں کہ کا موری شمشیر آن ما سے کو کو کو کا میں میں میں کا دھر ہے ہو یہ شمشیر آن ما سے کو کو کو کا میں میں میں کا دھر ہے ہو یہ شمشیر آن ما سے کو کو کا میں میں میں کا دھر ہے ہو یہ شمشیر آن ما سے کے کو کا میں میں کا دھر ہے ہو یہ شمشیر آن ما سے کے کو کا میں کا دھر ہے ہو یہ شمشیر آن ما سے کے کو کا دی کا دول کا دھر ہے ہو یہ شمشیر آن ما سے کے کو کا دول کے کہ کا دھر ہے ہو یہ شمشیر آن ما سے کے کو کا دول کے کہ کا دھر ہے ہو یہ شمشیر آن ما سے کے کو کا دول کے کہ کا دھر ہے کہ کا دھر ہے کا دول کے کہ کا دھر ہے کہ کا دھر ہے کا دیا کہ کا دھر ہے کا دھر ہے کہ کا دھر ہے کا دھر ہے کہ کا دھر ہے کہ کا دھر ہے کی کا دھر ہے کے دھر ہے کا دھر

سمجھ لیا ہے جسے کم نے ملک کی سرحد وهسروير فيال ب، بماراجسم بوه حسين، بلند مقدس، جوان، پاكيزه ہے اس کا نام حب ابان جنت کشمیر ہاس کا نام گاتنان دتی و بنجاب ہم اس کو بیارے کہتے ہیں لکھنو بھی بھی

تم اس كونيغ كے ہونٹوں سے چھونہیں سكنے ادب سے آؤکہ غالب کی سرزمین ہے بہ ادب سے آؤکہ ہے میرکا مزاریہاں نظام وكاكي وجبنتي كے استنافے ہيں جھکا دونیغول کے سربارگاہ رحمت بیں

ہارے ول میں فاقت بھی اور بیار بھی ہے تمحار داسط بروح بے قرار کھی ہے اگرچه کھیے کوجی جا ہنا نہیں سب بوابراہل ہوس نیخ آب دار بھی ہے اُدھر بہن ہوئی، کوئی، کوئی، کوئی عزیز گزشتہ بادہ پرستوں کی یادگار کوئی رفیق دارکوئی دفیق محبس و زنداں، رفیق دارکوئی ہماری طرح سے مسوائے کوئے یارکوئی بوں پہن سے نبشم ہے عہدرفنت، کا فظر میں نواب ہیں جید ہوئے زمانے کا فطر میں نور جراغ امسید فردا سے دلوں میں نور جراغ امسید فردا سے دلوں میں نور جراغ امسید فردا سے دلوں میں نور جراغ امسید فردا سے

وه سب بوغيرنظر آرب بين ابينين

اِدهربھی صافعہ یارا ں ، ہجوم مُت اقاں اِدھربھی جا ہنے والوں کی کچھ کمی ہی ہمیں اردھربھی جا ہنے والوں کی کچھ کمی ہی ہمیں ہراروں سال کی تاریخ ہے نبوت اس کا کھڑے ہیں سینے بیز خمول کے گل کھلا کے ہوئے ویا رہ ہر کی یا ووں سے ول جلا کے ہوئے ویا رہیں کے دراوی سے ول جلا کے ہوئے جناب جھیلم و راوی سے تو لگا کے ہوئے

ہمانے بیج میں مائل ہیں آگ کے دریا تمعانے اور ہمانے ہو کے ساگر ہیں بہت بنارسے بفرتوں کی داواریں مم ان کوایک نظریس گرابھی سے ہیں تمام ظلم کی با نیں بھلابھی سے ہیں المعين عراية كلے سے دكا بھی سے ہیں مكريب رطب تبغول كونورنا موكا لهو بحفرا بهوا دامن بجورنا بوگا بھواس کے بعد نظم غیر تو نہ غیر ہیں اتم

تم آؤگائ ان لاہور سے جمن بردوش ہم آئیں صبح بنارس کی رشنی کے کے ہمالیہ کی ہمواؤں کی تازگی کے کے اوراس کے بعدیہ بوجیس کے کون شمن ہے ،

الرتمسية

شهرتما ردهلی کے نامی اے دیاردوست اے شہرتمنا اسے کیوں آرہی ہے یادتبری دلبری کی بار بار درودل كى كيفيت يهكيهي السي نه تقي روح شاء لول تور منى ہے بہنے بے فرار جنگ كى تارىك شب اور بلاؤل كانزول ہونہ جائیں یک بریک تیری فضائین شعلہ ہار ئى نەجائے يىنىپ، يەردنى دىدارودر راكه ہوجائے ناجل كرنيمے كوجوں كى بہار منتظر ہول بر بھی اس جنن مرت کے لیے جس کی خاطر کمحہ کمحہ ہے سرایا انتظار

بحمد كولے لے اپنے طلقے بن وانى كامنگ سرنگول ہونے نہائے نیری ظلم نے کا صار نیری دبوارون سے کا کئیں بلائیں ا بنا سے نير درواز سے جائے ہو کے آفت نمار مِشعلِ رَصارت رؤسن بول بير مام در الوزيبوئ معنرس بول كلباعظرار بیرے بوالوں برس بہر بانظوں کے نیر عنق کے سینے بیموزلفوں کی بینے آب دار نغمرجهورت بويك بازارول كاشور كانط في كائم تبر كيب بصي آب ا بعول سي آغوش من يول كوما ئين بحبيخ لين يهول منظول عنظ يهركر بن ماؤل كويار بمراطي برسمت بانحول كى سنهرى تليال دهود يجر كردمهيب كنبسم كي محوار بحراب ورسن كى محبوب با بهول كاطرح كه طكيول سي بوطلوع جلوة وبدار بار

جكماً المين ترے بے نور بے رونی چراع تبرادانول كى كردن بي بول تجير شمعول كے مار آرزؤين بجركهن انسانه تعميراني كشتى دل سے بوطوفان تمنّا بهم كنار دور ہور بھی میں بھے سے آج ہوں نزدیک تر الدياردوسك الضرتنا كوسے يار جارہی ہے لین بری شمع محبوبی کی لو رقع میں آتری ہوئی ہے ن کے جنر کی دھار تیری بینیانی کوچے کے سیجے ولفرت کی کرن نيرك قدمول بربوقربال كردش ليل ونهار

الستمسيم

وسيت

جھاؤں ہے جنگ کے میال بن ہواوں کی دِل بِالدِبتی ہے لککارجب گرداروں کی ایک بھی ڈسمن جاں بیج کے منہ جانے یائے

ده جو به تعمیار لیے اسے نہیں اسب و شمن ہیں اسب و شمن ہیں اسب و شمن ہوگا اسسے دہ بھی تو دو شمن ہوگا اسے بہ کا میں گرا سے کو ہے دوز حساب دست فریاد میں گرا سے کو ہے دوز حساب دست فریاد میں کیس کیس کیا نہ دامن ہوگا

٥ استمب نهء

### انتكنيامت

کہاں ہی انتکا امت کردو و بین امن سے کردور توں کا غبار انہوکا داغ ، دِلوں سے کردور توں کا غبار براشک ہوں توابھی رُوح برعلا ہوجائے بہا دی کرجو ہے نفر توں کے صلفے بیں بہا دمی جو ہوا و ہوس کے دام بیں ہے بہا دمی جو ہوا و ہوس کے دام بیں ہے شکار اپنی بنائی ہوئی سے باست کا مقام عشق بیر فائز ہوا در خدا ہوجائے مقام عشق بیر فائز ہوا در خدا ہوجائے

٢ استمب ١٩

### وي ورا

اسی سرحد بیکل ڈوباتھا سورج بھوکے دو کرطیے ازادی اسی سرحد بیکل ذخمی ہوئی تھی سے آزادی بیسرے نوادی کی اشکول کی آہول کی شراروں کی بیسرہ نول کی اشکول کی آہول کی شراروں کی جہال ہوئی تھی لفرت اور تلواد بی آگائی تھیں

بہاں مجبوب انکھوں کے سنانے ناملائے تھے بہاں معشوق جہرے انسوؤں بن محملائے تھے بہاں معشوق جہرے انسوؤں بن محملائے تھے بہاں بیٹول سے ال بیاری بہن بھائی سن مجھوعی تھی

بہرور جو اور شعبے اور شعبے اگلتی ہے ہماری خاک کے سینے بہناگن سے کھیتی ہے سجا کرجا کے ہتھیار سیداں میں تکلتی ہے

### مين إس سرحد بركب منتظر بول ، صبح فردا كا

#### (4)

بہرود بھول کی نوٹبو کی انگوں کی بہارس کی دھنگ کی خے بنستی ندیوں کی طرح بل کھاتی وطن کے عارضوں برزلف کے مانند لہراتی مہلنی ، جگرگاتی اک وولھن کی مانگ کی صورت کہ جو بالوں کو دوحقوں بیں تو تقتیم کرتی ہے مگرسیندور کی نلوارسے ، صندل کی انگلی سے مگرسیندور کی نلوارسے ، صندل کی انگلی سے مگرسیندور کی نلوارسے ، صندل کی انگلی سے

بہروردلبرل کی عاشقوں کی بیقرادوں کی بیروردوستوں کی بھائبول کی غیراروں کی سیروردوستوں کی بھائبول کی غیراروں کی سیروردوستوں کی بھائبول کی فیرورت بیروردوستوں کی سیروردوستوں کی آسمال کے جاندادوں کی زمیں بامال ہوجائے بھے کے کھیتوں کی دورش سے سیابیں حملہ آور ہوں درخوں کی فط اوں کی

خدا محفوظ رکھے اسس کوغیروں کی گاہوں سے برینظرین ناس برخوں کے تاجر تاجاروں کی کیا دیں اس کوفولادی قام بھاری شنبوں کے كرے بغاراس برصرب كارى دستكارول كى اُڑیں جیگار اول کے بعول بھرکے کلیجے سے في المحصة بينول كي الحرابول مي كردن كومسارول كي لبول كى بياس دها لے ابنے ساقی اپنے بيمانے جا آھيں متن سے گاہيں سوگواروں کی محبّن حكمرال مو حسن فاتل ولمسيحا مهو جمن میں آگ برسے شعاری کی عذاروں کی وه دن آئے کہ انسو ہو کے نفرن واسے بہرجائے وہ دن آئے بیسرط لوسٹولب بن کے رہ جائے

(44)

بیسرصد کے کلاہوں کی ، بیسرصد کے اداؤں کی بیسرصد کا ہواؤں کی بیسرصد کا شنون لاہور و دِتی کی ہواؤں کی بیسرصد کا مناوں آزادی کے دل افروز خوابوں کی بیسرصد خوجتے نادوں اُ بھرتے آفنابوں کی بیسرصد خوبتے نادوں اُ بھرتے زخمی کالاوں کی بیسرصد خول بیں تفظیم سے بیاد کے زخمی کالاوں کی

من اس سرحد بيكس من نظر بول صبح فرداكا

٢٥ ستمب ١٩٤٥ زع

# بمارينام

زمین برمین می تنها ہول 'زمین برنم بھی تنها ہو ہجوم بزم یاداں میں ' ہجوم عمر کسی راں میں مجوم برم یاداں میں ' ہجوم عمر کسی راں میں ہزاروں فاصلے ہیں نزلوں کے رگزاروں کے ہزاروں کے ہزاروں کے ہزاروں فاصلے دریاؤں کے اورکوبہاوں کے ہزاروں فاصلے دریاؤں کے اورکوبہاوں کے ہزاروں فاصلے ایسے کہ نایے جانہیں کئے

گزیلی فضامین اسمانوں کی بلسندی برر سمارے نام برخ دوست ، دلومعشوق ، دلوعاشق معنوں نے بیارسے بانہوں بی بابرڈال کھی ہیں جنموں نے بیارسے بانہوں بی بابرڈال کھی ہیں

بروشن دائرے، ہرل کی خراد کے سائے میں کبھی جائز رہا ہے، ہمی ذہرہ سے ملتے ہیں کبھی جائز رہا ہے۔ ہمی ذہرہ سے ملتے ہیں کبھی کرتے ہیں باتیں ماہ دمر بخ وعطار دسے کبھی تزیر تے ہیں باتیں ماہ دمر بخ وعطار دسے کبھی تزیر تے ہیں کہکشال کی گہری جھیاوں ہیں نہا تے ہی کبھی رنگ شفق کے آبشاروں ہیں نہا تے ہی کبھی رنگ شفق کے آبشاروں ہیں نہا تے ہی کبھی رنگ شفق کے آبشاروں ہیں

یے بھرتی ہے ان گروش مام وسے سیکن یہ دام گردش شام وسے کو توٹو دیے ہیں یہ لافانی ستارے عصرِ صاصر کا مقتربیں زمیں 'رفاصۂ افلاک کے مانچھے کا جھومرہیں

کھی د، بی کھی نے ہیں از پر بیگائے ہیں کھی د، بی کھی لندن کمھی نیو بارک پر بیسکوا نے ہیں کھی لندن کمھی نیو بارک پر بیسکوا نے ہیں کمھی بیر ما سکو کے سر بیز ناچ اور در کھتے ہیں کمھی بیر ما سکو کے سر بیز ناچ اور در کھتے ہیں

کبھی ہو شمنوں کی سرصدوں کو باد کرتے ہیں کبھی جہ فی باغوں کو گھاک کربیا دکرتے ہیں برشنوں کی بینوں کی برشنوں کی برشنے ہیں کبھی نافوں ہیں موتی مہ جبینوں کی کھٹے نہیں کبھی نظروں ہیں اپنے نکتے جبیوں کی کبھی یہ جھانکتے ہیں اِک عروس اُڈ کی انکھوں ہیں کبھی شعل ہوئے دہروکو بیرستہ دکھاتے ہیں کبھی بھٹے ہوئے دہروکو بیرستہ دکھاتے ہیں کبھی کھٹے ہوئے دہروکو بیرست دکھاتے ہیں کبھی کھٹے ہوئے دہروکو کا فار ڈو دہتے ہیں کبھی کھٹے ہوئے دہروکو کی مورث برسے ہیں کبھی کی بیکھڑ کیوں بر بیول کی مورث برسے ہیں کبھی بیکھڑ کیوں بر بیول کی مورث برسے ہیں کبھی بیکھڑ کیوں بر بیول کی مورث برسے ہیں

کھی ابنی بلندی سے زبیں والوں بہمنے ہیں کھی برکھیلتے ہیں ہم وشوں سے 'ماہ پاروں سے بگلاتے ہیں کھی کے ل کو آئکھوں کے اشاوں سے بگلاتے ہیں کھی کچوں کو آئکھوں کے اشاوں سے

کبھی بڑھتی ہوئی فوجوں کے اوپر سے گزیے ہیں بخانوں بیں نہیدارہ فا کے ساتھ چلتے ہیں کھہرتے ہیں بھی کشمیر کے بلالہ زاروں ہیں کبھی جمنا کی موجوں بیں کبھی گنگا کے معاوں ہیں کبھی جمنا کی موجوں بیں کبھی گنگا کے معاوں ہیں کبھی نبدیل ہوجاتے ہیں آئش بین شراروں ہیں

> جلاستی نہیں جگوں کی آگ ان ما ہنا ہوں کو بچھاستی نہیں بارو درونسن آنتا ہوں کو

ہمایے نام حرف خیر برکت اور ونز بہت ہیں ہمایے نام امن و دوسنی ،عشن وندافت ہیں ہمایے نام جنگ آلودہ و خونخوار ڈیا بیں اشاره آدمیت کابی، نسب کی کی ضانت بی اشاره آدمیت کابی، نسب کی کی ضانت بی مالید نام طافت بین نطافت بین صافت بین مالید نام لا فائی و روحانی مسترت بی

ہمانے نام ناریکی کے سینے پراٹھرنے ہیں اندھیری دان کے بے اور مانتھے پر جمکتے ہیں

٢٠ سمب

## غوول

بیقے ہیں جہاں سانی بیان زرانے کہ اس بزم سے اکھا کے دیدہ ترکے بادول سے زی روس محراب شب ہجراں دْهو بدُها کے نجھے کب مک قندیل قرلے کے كياحس دنيابي كيالطف ہے جيے بيں ويجه توكوني ميرا انداز نظرك ہوتی ہے زمانے میں کس طرح پذیرانی بكلونؤورا كموسه إك ذوني سفرك راہب جک اٹھیں گی خورن بید کی شعل سے ہمراہ صبا ہوگی تو شبوئے سے لے کر مخل سی بچھادیں گے فدموں کے تلے مال دریاابل ائیگے صارموج گرکے

بہنائی گے ناج اپنایٹروں کے گھے سائے بمليل كي نبح البين وسن رنگ غرار نيكس كے گلے ملنے سرو اور صنوبرسب الخيس کے کلسناں بھی شاخ کل ترکے سنسنة ہوئے شہروں کی آواز بلائے گی لب جام کے جمکیں گے سوشعل تر لے کر افلاک بجائیں گےساز لیضناروں کا كابن كيبت لمحانفاس نسرر لے ك يه عالم خاكى إك سبارة روشن س ا فلاک سے مرادد تقدیریشر لے کر

المرسمبر

## جرعه جرع فطره فطره

الجم وبہناب كے سائے بيں جب آئے گى رات نیلکول زلفول کے بیج وخم میں الکھائے گی رات مسكرائے گی گريب اول بين بيولول كي طرح أيجلول كى ريبتمي ليكنول بن لهرائ كى دات مطرب رنگیں لؤا کے ساتھ ہوگی نغریسنے سافی کافرادا کے ساتھ اٹھلائے گی رات شعله بيكرفا متول كے خلفہ اعور سي كهكشار كهكشال بيرقص من السط كى رات چھیڑنے کی جنبش مزگاں کا ساز دلبری عارض ولبے نہدے بھول برسائے گی رات عنن كے ہونٹول سے بی رجرعهٔ آب جبات حسن کے بیانہ دسیمیں کو چھاکا نے گی رات

گنگنائے گی جواں بروں کی باز ببول کے سنگ ساعدُن كي شمع كافرى بين البيط الماء كي رات چشمسانی می بی میم اسم کی مزرات باده پس ساغوميناكے سينے سے أبل جائے كى دات جرعجرعه كركے ذوق تشنكى بى جائے قطره قطره كريبيانول ميرطهل جليع كى دات دنگ نوون آرزد بن كرسح بو گیطسلوع درودل بن کرمگرسینی بن ره جائے گی دات رنگ دو کے فافلے ، غیخوں کی آواز جرس دور باوسسج كى صورت كل جائے كى رات المم نهول کے برقدح نواران برم اوکے ساتھ الے کے مہائے طرح جام بھر آئے گی دات

١١ر جولائي ١٥٢٥ نيع

جاربيع

کبھی ملے نہ دل غم زوہ کوغم سے نجات

کبھی تمام نہ ہوتن نہ آرزو کاسفر
خیال ونواب کے سینے بین گبگا نارہے
جمال بار ترے من و فزر کا لنشتر
بول ہی جھلکنا رہے محفل تمست بیں
بیالہ دل خول گست نہ ، جام دیدہ تر
بیالہ دل خول گست نہ ، جام دیدہ تر
بیالہ دل خول گست نہ ، جام دیدہ تر
بیالہ دل خول گست نہ ، جام دیدہ تر
بیالہ دل خول گست نہ ، جام دیدہ تر
بیالہ دل خول گست نہ ، جام دیدہ تر
بیالہ دل خول گست نہ ، جام دیدہ تر
بیالہ دل خول گست نہ ، جام دیدہ تر

٢ راكنوبر ١٩٢٥ ندع

## موتمول كاكبين

دکانی داس کی نظم ریٹ بیوں ہار سے ما نونی کننے دل کش ہیں مرے ملک کے موسم ، ان بیں مشت کریں عشق پر اصرار کریں فیر فیروس روشن کریں آئکھوں کے چہائے فور محبوب روشن کریں آئکھوں کے چہائے بھول کی طبح سے ذِکرِ لب وُرخسار کریں مصحف حِن کی طبح کھولیں کت اور جدل کا کوئی افسانہ نہیں فصل کل فصل خزال ، فصل کل فصل خزال ، فصل زمستاں ہے گر موسیم ویرانہ ہیں موسیم ویرانہ ہیں

را) گرمیان آئی ہیں برسانی ہوئی ابھارے دیجھناشعلہ بدن دھوب پر آیا ہے شیاب اوگ تالابوں میں اُترے ہیں نہائے کے لیے تہد سے ہر جادرآ سے ہر جادرآ سے ہر جادرآ سے کا فردا دیر کو تھوٹرا سائٹکوں ملتا ہے جسم کو چھوٹا ہے جس وقت خنک شام کا ہاتھ اِتنی سوزنن ہے کہ بس سر و ہوئی گر می مشق بیبار کی بات بیبار کی بات بیبار کی بات

نینداسکنی نہیں عشق کے بیاروں کو ان دان دان جا گئے رہے کے بہانے ہیں بہت نئیرتی رہتی ہیں دینا کی سے ریلی تا نیں نئیرتی رہتی ہیں دینا کی سے ریلی تا نیں گیدت شیریں ہیں بہت انرم ترائے ہیں بہت اسب صندل ہیں ڈبوئے ہوئے کی بوا اسب صندل ہیں ڈبوئے ہوئے کا تھوں سے تھیا ہے ہے ہوئے ہا تھوں سے تھیا ہے ہوئے ہا دورد هرائے ہوئے کی بہت اور د هرائے ہوئے کی بہت جا اور د هرائے ہوئے کی بہت جا اور د هرائے کی بہت جا اور د هرائے کی بہت جا تھوں سے تھیا ہے ہوئے ہا د

آگ برسانی ہوئی دھوب کی کراؤں کا جلال

تیزاور تُند دہوجس طح ہوئ کا شعب اور منمنی سانب کی طاؤس سے بس نعتم ہوئی وہ مجھی طاؤس سے دیرینہ عداوت بھولا اننی گری ہے کہ کھلتی نہیں منقار اس کی بھوک باتی نہیں ، کیاجائے غذا کے بہجے معوک باتی نہوئی آگ سے بچنے کے لیے دھوب کی جلتی ہوئی آگ سے بچنے کے لیے دھوب کی جلتی ہوئی آگ سے بچنے کے لیے مسانب آبیطھا ہے رنگین بروں کے بیجے سانب آبیطھا ہے رنگین بروں کے بیجے سانب آبیطھا ہے رنگین بروں کے بیجے

میری جان الے مرے نغموں کی جُوان ہزادی
فصل گرما سحرونسام جھے راسس آئے
چاند نی رات سجائے تری ہمی ہوئی سیج
جسم سیمیں کے لیے بھولوں کے تحفے لائے
تیری مبحول کو رکھیں سرد کنول کی جھب لیں
تیری شامول کو ترے چاہیے والے مل جائی
تیری شامول کو ترے چاہیے والے مل جائی
جو جُنیں بھول ترے حسن کے گزادوں سے
دھوب جے جان ہو گیتوں کی گھٹا جھائی ہو
دھوب جے جان ہو گیتوں کی گھٹا جھائی ہو

توبهو، احباب بهول، اورگوت ئنهانی بهو

دیمهامیگه کا ده نما بهسوار آبهنجا گونج اُسطے کوه ودمن گونج اُسطے دشت جبال گهن گرج وه ہے مری جان کرشاہی ڈیکے جس طح بجتے ہیں میدال میں برص زنمان جلال بجلی لہرانی ہے شعلول کا سے نہری رجم ابرے فیل یہ بارسٹس کا نہنشاہ سوار گھرسے سب اس کے سواگت کوئکل آئے ہیں غول عشاق کے 'بدست صیبنول کی فطار

فوجیں بادل کی جلی آتی ہیں کرتی ہوئی کو بح چوط برٹر تی ہے گر جنے ہوئے نقاروں بر آگ کی ڈور ہے 'رنگوں کی کو گئی ہے کہان بجلیاں با ندھی گئیں اِندر دھنش برکس کر جھینٹا بارش کا ہے باتیروں کی بوجھاریں ہیں جو کے دربنی ہیں متوالوں کے دل کوجھلنی جو کے دربنی ہیں متوالوں کے دل کوجھلنی عنن توزخم رسیده ہے، ستم دیده ہے استم دیدہ ہے استم دیدہ ہے است توجئے ن بیری ہوتی ہے ناوک گلنی

ایساگانا ہے کہ ہنسنے لگا جنگل سارا اور نیبا کے درختوں بن نئے بچول کھلے شافیں بیتاب ہواؤں بین زین کھنے گئیں شافیں بیتاب ہواؤں بین زین کھنے گئیں خطیعے مدہوشی کے عالم بین کوئی دفھو کھے اس کی فورست نہ سگو فول کے لبول پر ہلکی دل آویز کلیر دل فوازا نہ بیشم کی دل آویز کلیر در باقی ہے بیش کا نہ نیتاں گرمی کا در د باقی ہے بیش کا نہ نیتاں گرمی کا جربر مکلی برسات ہو بہتے ہوئے پوشاک حربر مکلی برسات ہو بہتے ہوئے پوشاک حربر مکلی برسات ہو بہتے ہوئے پوشاک حربر مکلی برسات ہو بہتے ہوئے پوشاک حربر

بخوکو اے نور کی تصویر عبارک ہوں بین ا انے ہیں جو گھنگھور گھٹاؤل کا بیام انٹن شوق میں جل جائے جوانی تبری نوعروسی کو تری عیش ومسترت کا سام زندگی جس سے ترفازہ ہے اس بازش سے

سبزبيلول كيطرح توبهي ترونازه رب ميري محسبوبي مورحمت عي كيارش جمرگانا ہوار خسارہے غازہ رہے

لووه آنی ہے خزاں کا دُں کی تنواری جیسے نازوا نداز کی جال مسن کی نازک مورت بالبال دھان کی بالوں بیں سجار کھی ہیں دولؤل ترخسار دمكنة بين كنول كي صورت جسم برگھاس کے بھولوں کا مہکتا ملبوس ابنى رفتار سے ہنسوں كو كھى نسر مانى ہوئى اس كے سواكت میں جہاب الھنى ہیں جرا باضیہ كسى معشوفته كى يايل كى صب دا آنى بهوني

رات كى ما تكسين نارون كى شنهرى فشان تاج مهناہ بھے اور بھی روشن ہے جبیں ببرہن 'جاند کی کراؤں کا جمکتا رہشم اتنا شفاف كه بادل كاكهين ام نهين

ہنستی ہے دیکھ کے منہ جاند کے آئینے میں پرطنی ہے سالو لے محصرے بیبتم کی بھوار ایسالگنا ہے کہ لؤ عمرے ، دونشیزہ ہے ابھی آئے کو ہے ، معرب لور جوانی کی بہار

دھان کے کھیت ، دہ استادہ تمر بارذرت بھوم اُسطے ہیںجب آتے ہیں ہولکے بھوئے کے بھوٹ ہیںجب آتے ہیں ہولکے بھوئے کے کے آغوش ہیںجب ناجتی ہے بارخزاں بھول ہی بھول ہی بھول برس جاتے ہیں بیڑوں کے تلے بھول ہی بھول برس جاتے ہیں بیڑوں کے تلے بھوٹ کی لینی ہیں آہست کو فول کی بیس کمیاں منہ چوم کے کلیوں کا جھوے کے جاتی ہیں کمیاں منہ چوم کے کلیوں کا جھوے کے جات کا خیال خشن کے ماروں کو آئ اسے خبت کا خیال خوات کے خوروں کے جھاکے جاتی ہیں خواہ مشیب دل کے کو ورسے جھاکے جاتی ہیں خواہ مشیب دل کے کو ورسے جھاکے جاتی ہیں خواہ مشیب دل کے کو ورسے جھاکے جاتی ہیں خواہ مشیب دل کے کو ورسے جھاکے جاتی ہیں

اس خزاں بی می مگر تو ہے بہاروں کی بہار فرجوان سم سے گل رنگ نینگو نے پیوطیں بیارے ہاتھ مجت سے سنوارین بچھ کو

كبحى بنوتول بمجعى شناق بكابول سيجونيس مسكرامة تزييرول كى حنا اورجهك زعفرال جيم كي السين كائنېراصندل ول بیعشاق کے زلفوں کی گھٹائیں سیس وهوبرهين ويجوزون كوبنست وأيا تكفول كزل جا بجي فصل خزال، فصل زمستال آئي كونى تنهاسى كلى شاخ بېنم دىده ب البيخ دامن بيں ليے اسينے سنہرے موتی نونه کندم او کھیت ہیں بالیدہ ہے عم نه كرجان جهال المط كني كردولت كل سخت جال بجول کونی اب تھی نظرآنا ہے برف وبارال سے بھی بھنا نہیں شعلہ اس کا سردادرتبر بتواؤل بن تھی لہراتا ہے

برف آلودہ ہمواؤل میں لرزتی بیلیں یاد آتی ہے انھیں موسم نابستاں کی یاد آتی ہے انھیں موسم نابستاں کی

کھ تومل جاتی ہے یا دول سے حوارت دل کو جستحو درواں کی جستحو دروکو ہے کھوئے ہوئے درواں کی زندہ ہیں دندگی کی وہ تر ب ہے کہ ابھی زندہ ہیں پھر بھی بیسے کہ ابھی زندہ ہیں پھر بھی بیسے کہ ابھی از ندہ ہیں بھر بھی بیسے کہ ابھی ان ہوئی جس طرح ہجر کی ماری ہو شہاگن کوئی جس طرح ہجر کی ماری ہو شہاگن کوئی خشن کی ترسائی ہوئی جسسے دوشیزہ کوئی معنن کی ترسائی ہوئی خسسے دوشیزہ کوئی معنن کی ترسائی ہوئی

كالمنس إينصل زمستان بوزى فعل اميد بر کھولی آئے مسرت کے فسانے لے کو منتظرہ ہی ہیں جس کے لیے دونریزائیں روزوسنب آئيس وه راحت كخزان كے كاؤل بي شورب، منكامه بي آوازي بي بك يج كهيت تو كهليان بين آئا ہے اناج دورا كاش ببأرشة بوسة بكول كى قطار حسن كوترے ملے عشق و محبت كا خواج العرى جال بحصادن سخن آراني دي نو بہاراتی ہے، نغموں پر بہارا جائے فر بہارا جائے فر بہاران گل اندام کے دل ہنسنے گئے ان کی ہے تاب تمثا کونسرارا جائے بھرگئی ناج کے ڈھیرس نہیں گی گودی بھر سے نی بی گاوری باج کے ڈھیرسے نے کی ننون انگیزی دورسے آتی ہے سارس کے کلیجے کی بجار فوادل میں ہوئی ہے نام بات کی رنگ اینزی خوادل میں ہوئی ہے نام بات کی رنگ اینزی خوادل میں ہوئی ہے نام بات کی رنگ اینزی خوادل میں ہوئی ہے نام بات کی رنگ اینزی

لؤبہاروں کے یہ دن جھ کو کون آسودہ رنگ عارض سے تر حسن کی ہو گل او شی نوش كي عشق كي كسناخ بكابي بجدكو بچھ کوسرشارکرے لذت ہے آغوشی نیشکرس کی لطان سے دہن کو عرف البيرين بن بوجاول كے اوالوں كم مطاس نيرى بستى سے رہے دور بہت دردفراق تری سمت میں نہ ہو ہجر کی راتوں کا ہراس

آخر شس موسم گل ، و بروسنت آ ،ی گیا البيخ ہا تفول میں لیے عشق کی رنگین کمان كالے بھونروں كى قطساروں كى بيلى دورى ام كے بور كے نيرآتے ہيں يا يريم كے بان چھیدتے ہی یہ مے دل کو، ترے سینے کو ہم تو کے جندرود ن عشق کے منوالے ہیں الم يح كب عثق كے ديونا سے كيا ہے ا بكار امم سے کیا نثون کے بیغام کبھی ٹا ہے ہیں بوشوگل بیہ کہ شاخوں کی جھی ہوئی اور ہوئی ہوئی اور ہواجاتی ہے جہی ہوئی اترائی ہوئی محمد بین ہوئی اترائی ہوئی جھیلیں ہیں شرخ کٹوروں سے کنول کے دونن عورتیں عنق کی کرلوں سے ہیں گدرائی ہوئی دن سبک نرم ، رواں ، شام حسین وشاواب دل کے لیے کا انداز انھیں ہیں اس ہے جو بھی اس فصل میں بالیدہ و روئیدہ ہے بوگی ان رنگ بہاراں میں بدل جا تا ہے بوشی اس میں بالیدہ و روئیدہ ہے بہاراں میں بدل جا تا ہے بوشی میں بالیدہ و روئیدہ ہے بوشی اس میں بالیدہ و روئیدہ ہے بیان اس میں بالیدہ و روئیدہ ہے بوشی اس میں بالیدہ و روئیدہ ہے بہاراں میں بالیدہ و روئیدہ ہے بالیدہ بالیدہ و روئیدہ ہیں بالیدہ و روئیدہ ہیں بالیدہ بین بالیدہ با

بیلا پھولا ہے کہ جلتے ہیں جی ابال ہیں جرائ افر کا کنج نظراً تا ہے مدھ بن جیسے جسطرح عشق ہیں ہنستی ہے حسینہ کوئی جملکا اُسطے ہیں رخصاروں کے گلش جیسے جارگا اُسطے ہیں رخصاروں کے گلش جیسے زاہدِ خشاک کی بھی خیر نہیں ہے کہ رواں ہرطرف حسن کی اور عشق کی تنویر یں ہیں افرجوال سینوں ہیں جذبات ہیں یا آویزاں وسل کے خوابوں کی ہنستی ہوئی تصویر یں ہیں وسل کے خوابوں کی ہنستی ہوئی تصویر یں ہیں فصلِ گل آئی ہے یافصلِ وصال آئی ہے ایک معشوقہ نورسٹ ید جمال آئی ہے

کتے دلکشہ مے ماک کے موسم ان ہیں حسن کی باست کریں عشق پراصرار کویں اور نور بی باست کریں عشق پراصرار کویں اور نجو سے دوشن کریں آنکھوں کے چرائ بھول کے طرح سے ذکر لب و ار خمار کریں مصحف می کھول کے لوگ افسانہ ہیں جس بیں جنگ اور جدل کا کوئی افسانہ ہیں فصل کوئ افسانہ ہیں فصل کوئ افسانہ ہیں موسم دیرانہ نہیں موسم دیرانہ نہیں موسم دیرانہ نہیں موسم دیرانہ نہیں

١١ر اكتوبر ١٩٤٥ نه

حرف الخر مرکفون بیقاریم ہے میر کیا دِ والے نے موت بائ ہے یہ کتاب آخراکتو برصلندع میں تیارتھی اور میری خوا ہش تھی کہ وسطافی برتک شائع ہوجائے۔ بیکن کسی وجسے تاخیر ہوگئی۔ اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ تاخیر اس حرب کے بیلی کسی وجسے تاخیر ہوگئی۔ اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ تاخیر اس حرب آخر کے لیے ہوئی تھی جس کے بغیر شاید یہ کتاب نا محسّل یہ جاتی ۔

جب بي سے ٢ جوري ٢٠٠ نع كوشام كے سات بح شاسترى في كو ایی نظم کون دشمن ہے" دوسری بارسنانی تو مجھے پر گھان بھی نہ تھاکہ یہ اُن کی زندگی کی آخری نظم ہوگی۔ اُس ونت میرے دل سے تا شقن ملاقات کی كاميابى كے ليے دُعاين كل رى تھيں اور ار جنورى كى رات كواميد و بيم كى بهن سی سزلوں سے گزرے کے بعد میں نے وٹی کے بہت سے او بول ور شاعروں کے ساتھ معاہدہ کا شقن کا جشن منایا ۔ لین ۱۱ رجنوری کی صبح یہ معلوم ہواکہ پردہ گرے سے پہلے اس المیے کا آخری سین باقی تفاجس نے ياك مندجنك كأسكل اغتياري تقى اورمعابدة تانفند يرخم مور باغف شاسترى جى كان دے كراس معاہدے پر البخون كى جرالگادى ہے۔ بناكرد ندخوش رسے بناك و نون غلطبرن فدارهمت كنداين عاشقان باكطينت را

مناونجشن منوں کی منام م مناونجشن مجسن منوں کی بوندری برس کے کھل گے کہ بارود کے سیربادل برس کے کھل گے کہ بارود کے سیربادل بہگفی بھی ہے جسنگوں کی خری بی بہک رہی ہے گلابوں ناشقندی شام

جگاؤگیسوئے ان کی عنبر بن انبی جگاؤ ساعد بین کی شمع کا فوری طویل پوسول کے گار نگار کی جام جملکاؤ

 سفیرجام ہے دِئی کے دِلبرل کے لیے گھلاہے جس میں مجتن کے آفا کارنگ

رکھلی ہوئی ہے آفن برشفن بیشم کی استے ہے آفن برشفن بیشم کی استے ہے اور بیشن کی میں استیم کی استیم سوت بینی مہر بال بیشم کی افضائی ہوں کے میں افضائی اسی بیص بیجے تمتنا نہا سے بیچھ سے گ

کسی کی ذلف ندانیام غم بر بیجهرے گی جوان خوف کی وادی سے اب نگرری گے جوان خوف کی وادی سے اب نگرری گے جھالی وت کے سامل باب ندازیں گے جھی ہوری نبطائے گی انساک خوس مانگ مجھی مطے گی مال کونہ مرگ بہر کی نوشن خبری مطابق مال کونہ مرگ بہر کی نوشن خبری کوئی نہ نے گا بہروں کو اب مبارک باد "

کھلیں گے بھول بہت سرحدِنمنا پر خبرنہ ہوگی بزرگس ہے کس کی بھوں کی ۱۹۹۵ برگل م کسی عبین کس کالب برلاله بینانج کس کے جواں بازوڈ ل کی انگرطانی بینانج کس کے جوال بازوڈ ل کی انگرطانی

بس اتنا ہوگا ' یہ دھرنی بخرہ واول کی جہان سے گئے۔ نام نا جداروں کی بہرز ہیں ہے گئے۔ نام نا جداروں کی برسرز ہیں ہے محبت سے خوامنگاوں کی بوگل برمرتے تھے نبنے سے بیار کرتے تھے

خاراکرے کہ بہ بنم یونہی برستی رہے زمیں ہمین لوے لیے نرستی رہے زمیں ہمین لوے لیے نرستی رہے

ارجوري كلكنع

نئ دتي

## الم من وهوناهو

اسے نہ ڈھونڈھو کہ وہ کہیں کھی نہیں ملے گا اسے نہ ڈھونڈھو کہ وہ کہیں کھی نہیں ملے گا ابھی بہاں نھا ، ابھی وہاں ہے وہاں ہے وہاں جہاں سے بھی کسی کی خبر ملی ہے نہ مل سکے گا خبر ملی ہے نہ مل سکے گا

وه ایک زه برواکا جھوبکا تھا ، ایک نازه برواکا جھوبکا جوزبیت کے گلٹ نتا جوزبیت کے گلٹ نتا کورنگ وبوسے بہار دے کر گزرگیا ہے مجھی نہا ، وہ مرکبا ہے

الرجوري ٢٠٠٠

نى دى

ا ما می می است می می است می است می می است می این می است می این می است می این می این می است می این م

ہزاروں لاکھوں ستارے طلوع ہوتے ہیں سیاہ رات کے سینے برتبر سے کے لیے اوراس کے بعدوہ سیلائیس جے ہیں جاکر جوڈو بنے ہیں نوان کا برنہ نہیں جائی مگر بہ نتھا منارہ ، یہ نور کا نقط ہے جودل فکا ربھی نھا جودل فکا ربھی نھا اور بے قراد بھی نھا غروب ہو کے جو چرکا نوا قتاب بنا غروب ہو کے جو چرکا نوا قتاب بنا

غرب وعاجزوسكين وسيار و ادار و المسارين و والمسارين و والمسارين و والمسير وه الكسارين و والمنارين و والمنارين و المنارون و المنارون

اوراس کا آخری تخفرامانت عم ہے یہ بارا سطے گا اسی بجزوانکسار سے سانھ

المانسيم انسال المانسيم دل برك جراع به فنديل جروم كمطرح براك جراع به فنديل جروم كمطرح جويه نه جو توز مالي بين روشني كيول جو

برایک بجول ہے وزنم کے گلستاں میں ۹۸

کھلا، نہایا، شہیدں کے حول کی بارش میں نہایا خواہشِ امن وا مال کی شبیخ میں نہایا خواہشِ امن وا مال کی شبیخ میں

یہ ناشفند کے سیدے کاسرخ بھول بھی ہے۔ اسی کو کھتے ہیں لا ہور کی جبیں کا گلاب مہک دہاہے جود تی کے ابگریاں میں

اکھوکر جنن کے جال منایا جسائے گا ہراک جمن میں ہی گل کھلایا جسائے گا برگل جو در دمجہ تن امانٹ ہے ہے برگل جو در دمجہ تن امانٹ بھی ملول میں ہے برگل جو شوخ بھی نول گننہ بھی ملول میں ہے فدائے عشق بھی ہے امن کارسول بھی ہے

الرجوري كلك ندع

نئ د ٽي

محمط في گفتار ب وشنام طرازی تهذيب توشاك بي ديده زب

